رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

تو پاک باش برادر مدار از کس باک

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ

الحکم

ایڈیٹر و پروپرائٹر شیخ یعقوب علی تراب

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب

نمبر | قادیان دارالامن والامان مورخہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۹۹ | جلد ۳

شرکت سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں جس سے حضرت اقدس مسیح موعود مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو حمد اسلام اور ہمارے مسیح موعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر جوابات اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس مسیح موعود مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کیا کریں۔ ہر ٹریکٹ چار صفحے سے آٹھ صفحے تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب نے توجہ کی تو ہفتہ وار شائع ہوا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کو [illegible] [illegible] ٹریکٹ [illegible] [illegible] ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے [illegible] اور [illegible] اور ہم [illegible] انتظام کیا جاوےگا کہ ہر ایک ٹریکٹ کی

ایک خاص تعداد بقیمت جایا کرے اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا بلکہ اسکو ٹریکٹ سیریز کے نمبروں میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں گے اگر ہمارے احباب مل کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری تعداد درخواستیں جب ہو جاوے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ منیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے
بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو۔ یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو فوراً واپس کرو۔ [illegible] کہ خیر [illegible] اور کھرا سودا ایک ہوگا۔

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا ہر قسم۔ صرف دس آنہ سیکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازاربند۔ پراندے۔ سیج بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔ ازاربند ۸ر سے لیکر صہ روپیہ تک۔ پراندے ۴ر سے لیکر صہ روپیہ تک۔ سیج بند سے روپیہ سے لیکر عہ روپیہ تک۔

۳۔ زیورات میں ڈھیرے جس قسم کے چاہیں ڈالدیئے جائیں گے

۴۔ دریائی کا کام ہر ایک قسم کا۔

۵۔ ہر چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ یہ باہمی فائدہ کیلئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آویں۔

غلام محمد و الٰہ بخش علاقہ بند

ہوم ایجنسی

کٹرہ بھاگ سنگھ ہاتھی دروازہ **امرتسر پنجاب**

عجیب غریب دلچسپ کتابیں؟

مکافات عمل شیخ الاسلام انگلستان عبد اللہ کوئلم کے ناول دیجر اوف سن (ذبیحہ گناہ) کا ترجمہ
اس ناول کو نہ تو معمولی دل بہلاؤ کا سامان سمجھنا چاہیے
اور صرف پند و نصیحت کا خشک دفتر۔ بلکہ ایک اعلیٰ درجہ کے
دلچسپ ناول کے پیرایہ میں مقدس اسلام کی تمام اعلےٰ
حقیقتیں اس خوبی سے ظاہر کی گئی ہیں۔ کہ ہر ایک خیال اور
ہر مذاق کی طبیعت اس کو دیکھ کر بے انتہا محظوظ ہو گی۔
اس ناول سے معلوم ہوتا ہے کہ کن خوبیوں سے یورپ
اور امریکہ میں اسلام کا نور چمکایا۔ مصنف والا تراد نے مسیحی دین کا
کچھ ایسے عجیب طریقہ پر اسلام سے مقابلہ کیا ہے اور اسلام
کی برکات اور خوبیوں کو ایسا واضح کر کے دکھایا ہے کہ ہر ایک
منصف مزاج کو اس کی صداقت پر ایمان لانا پڑتا ہے۔
اسلامی قانون شریعت کو مسیحی قانون اور مسیحی شریعت سے۔
اسلامی اخلاق کو مسیحی اخلاق سے۔ اسلامی تقدس کو مسیحی
تقدس سے موازنہ کر کے فضائل اسلام کو آفتاب سے
زیادہ منور روشن کر دکھایا ہے۔ اسلام میں پردہ۔ عورتوں
کے حقوق۔ کثرت ازدواج کی فلاسفی پر ایسی بحث کی ہے کہ
مقابلہ میں ایک قابل عیسائی معترض کو بجز تسلیم کے چارہ نہیں
ہے۔ ایک مسلمان۔ ترک حلیم بے اور یورپین لیڈی بلنشی
کی پاکیزہ محبت سے مسلمانوں کی پاکیزگی اور پاکیزہ خیالی
کا حال معلوم ہوتا ہے بالمقابل یورپین میسٹنگز اور
مس مونا کا عشق۔ تمام اندرونی جذبات کی خبر دیتا ہے۔
آرمینا کے معاملات پر دلچسپ اور آزادانہ بحث کی ہے۔
لائق مترجم نے جا بجا آیات قرآنی کا حوالہ
دیکر ترجمہ کو ایسا دلچسپ اور پسندیدہ بنا دیا ہے کہ یقیناً
ہر مسلمان اس عجیب و غریب اسلامی ناول کو پڑھ کر خوش
ہو گا۔

تذکرہ صابریہ۔ بزرگان سلسلہ صابریہ کے
نہایت عمدہ اور دلچسپ حالات ہیں۔ کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی
ہے۔ اس رسالہ نے عام مسلمانوں میں نہایت قبولیت حاصل کی ہے
اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے اہل دل جلدی اس کی خریداری
چاہییں۔ قیمت ۱۲/

اسلام۔ امریکہ کے شیخ الاسلام الگزینڈر رسل ویب صاحب کے
پاکیزہ خیالات اسلام کی نسبت جن کے باعث انہوں نے
اسلام قبول کیا۔ عجیب خیالات و دلائل ہیں قیمت عہ

کلمات طیبات۔ حضرت غوث اور دیگر بزرگان
دین کے مکتوبات نہایت عجیب اور مفید ہیں۔ قیمت عہ

فیوض الحرمین۔ اسم بامسمیٰ کتاب ہے۔ قیمت ۱۰ ار

منبہ العرفان۔ واقعی عرفان کا چشمہ ہے۔ قیمت ۱۰ ار

جنگ اجنادین۔ فتح دمشق مختصر سی قابل دید اسلامی
تاریخ ہے۔ قیمت ... ... ۶ ار

فخر البلاد۔ یعنی تاریخ بغداد اردو۔ قیمت ... ۴ ار
عید المومنین۔

اسلام کی دنیوی برکتیں۔ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے
واقعی ایک برکت ہے۔ نواب چراغ علی خاں صاحب
مرحوم سابق فنانشل کمشنر حیدر آباد دکن کی
تالیف ہے ... ... ۶ ار

صداقت اسلام۔ اسلام پر دو زبردست
لکچر۔ ایک لکچر آنریبل سید احمد خاں بہادر بالقابہ کا۔
دوم لکچر ڈاکٹر لائٹنر صاحب بانی پنجاب یونیورسٹی
کا سر سید قبلہ کی عمدہ تصویر بھی
ہے۔ قیمت ... ... ۴ ار

مترجم دو د تاج لکھی۔ ایک بمبئی کے خوشنویس کا لکھا
ہوا ہے قیمت ... ... ار

حملہ آوری۔ ایرانی سرزمین اور اسلامی نامودوں کی
شجاعت کی معتبر تاریخی داستان ہمت بڑھانے کا
عمدہ نسخہ قیمت ... ... ۴ ار

سعادت الکونین فی فضائل الحسنین یہ کتاب فی الحقیقت
ایک سعادت ہے۔ اور ایسی سعادت جو ہر ایک مسلمان کے
حصہ میں آنی ضرور ہے قیمت فی جلد ... ۸ ار

گلستان خواجہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی کا زندگی کے حالات
اور کشف و کرامات کی ایسی عمدہ کتاب ہے کہ باید و شاید
حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ سوانح عمری ہے
گر در حقیقت ایک فیض ہے اور طالبان حقیقت کے
لئے ایک نعمت عظمیٰ۔ متعدد نقشے درگاہ شریف
اور اس کے متعلقات کے بھی دیئے ہیں جو نہایت خوبصورت
ہیں قیمت ... ... ۴ ار

نظم کی کتابیں

مثنوی لطیف۔ نہایت عمدہ مثنوی ہے معارف
حقیقت اس میں ایسے پر مضامین اور پر مغز ہیں کہ سبحان
اللہ۔ ارباب ذوق و شوق اور طالبان طریقت اس کے
دلدادہ اور فدائی ہیں۔ قیمت فی جلد ... ۴ ار

دیوان راسخ۔ موجودہ زمانہ میں ایشیائی
شاعری نے جو ترقی حاصل کی ہے اور اردو زبان نے
جو نیا رنگ اور نرالا چوچلا پیدا کیا ہے اس کا مزہ
چکھنا چاہو تو یہ دیوان ملاحظہ کرو۔ جو مولانا مولوی
عبد الرحمن صاحب راسخ دہلوی کی جادو بیانی کا مجموعہ
ہے اس پاکیزہ کلام کی تعریف میں ہندوستان
بھر کے شعراء رطب اللسان ہیں حتیٰ کہ حضرت داغ بھی مداح
ہیں۔ ایک ایک شعر اور ایک ایک مصرعہ نشتر ہے
ایسی پاکیزہ زبان اور اس میں ایسی شوخی پیدا کرنا صرف
مولانا راسخ ہی کا کام ہے ضخیم دیوان
ہے۔ قیمت فی جلد ... ... عہ

دیوان عزیز۔ یہ دیوان بھی منتخب ہے۔ استادانہ
کلام ہے اشعار میں ایسی خوبی ہے کہ دل پر چوٹ
لگتی ہے اور ساتھ ہی ایک مزہ آتا ہے جس کا لطف
کسی چوٹ کھائے ہوئے دل سے پوچھنا چاہیے۔
قیمت فی جلد ... ... عہ

مولود شریف لطیف۔ اس کی تعریف
یہ ہے کہ کلام دیکھئے اور مصنف کو داد دیجئے۔
ہم تو یہ کہتے ہیں سبحان اللہ و صل علیٰ قیمت ... ۳ ار

جملہ درخواستیں منیجر اختر ہند پریس

امرتسر کے نام

ہوں۔

جناب انسپکٹر جنرل بہادر پولیس پنجاب کے توجہ طلب

ہم یہ امر معلوم کرکے بہت خوش ہیں کہ مسٹر ڈیٹن سمتھ صاحب بہادر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو پولیس پنجاب کی اصلاح اور رفع تکالیف کی نسبت بہت کچھ توجہ ہے انہوں نے صاحبان ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس پنجاب سے دریافت کیا ہے کہ سارجنٹان درجہ اول کو جو ترقی ڈپٹی انسپکٹر کی دیجاتی ہے تو اُسکو قواعد پولیس کے مطابق گھوڑا اور وردی بنانے کیواسطے چار سو روپیہ تک خرچ کرنا پڑتا ہے اور اکثروں کو قرضہ لے کر کام چلانا پڑتا ہے ایسے آدمیوں کی امداد کیواسطے ایک فنڈ قایم کیا جاوے - یہ تجویز بہت ہی پسندیدہ ہے مگر یہ ترمیم ہونے کے لایق ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر کو دو سو روپیہ کا گھوڑا رکھنا جو لازمی بنایا گیا ہے یہ قیمت گھوڑے کی اُسکی بلحاظ تنخواہ کے مقابلہ پر بہت زیادہ ہے زیادہ سے زیادہ ایک سو روپیہ کا گھوڑا ڈپٹی انسپکٹر کو رکھنا کافی ہے تحصیلداران و نائبان تحصیلدار جو اُنکے رتبہ اور اُنسے بڑھکر ہیں وہ اس مالیت تک بلکہ اس سے بھی کم قیمت کا گھوڑا لیکر کام چلاتے ہیں - پس ایسا ہی انکے واسطے اگر تعداد قیمت گھوڑے کی رکھنا ضروری ہو تو سو روپیہ کافی ہے ورنہ ایک گھوڑا اوسط درجہ کا رکھنا کافی ہے -

دوسرا - پنجاب میں کورٹ انسپکٹروں کے پاس گھوڑے رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے انکو کہیں باہر جانے کا اتفاق نہیں ہوتا ہمیشہ صدر مقام ضلع میں رہتے ہیں - صدر کی وجہ سے سب شئے انکو گراں ملتی ہے اسوجہ سے اکثر زیر بار رہنا پڑتا ہے اگر انکو گھوڑے کے رکھنے سے معافی دیجاوے تو کوئی ہرج نہیں ہے

تیسرا - پہلور کے قلعہ کے متعلق بھی بعض امور اصلاح طلب ہیں - سب سے اول یہ امر کہ جو اُستاد یا سوپرنٹنڈنٹ قلعہ تعلیم دیتے ہیں وہی اُنکے جوابات دیکھکر پاس کرتے ہیں - ...... یہ دستور بند ہونیکے لایق ہے سوالات اُن افسروں کو دیکھنے چاہییے - جنکو قلعہ کے کام سے کچھ واسطہ ہو - انشاء اللہ تعالیٰ اور بعض اُمور عرض کئے جاوینگے جنسے صاحب بہادر ممدوح کو امداد ملے - اور پولیس پنجاب کی اصلاح ہو -

ابتلائے قرضہ

چند در چند وجوہ کے سبب پچھلے دنوں میں مَیں اپنا کوئی وقت قرضہ کے متعلق دعا کے واسطے خاص نہیں کر سکا جس کا ذکر مینے الحکم کے ایک پرچہ میں کیا تھا - مگر اب میں نے اپنے احباب کے لئے اور اپنے لئے اور خصوصًا اُن دوستوں کے لئے جن کے خطوط مجھے معرفت ایڈیٹر صاحب ملے ہیں - یا جن کے خط نہیں آئے پر میں انکے حالات سے مطلع ہوں بارگاہ ایزدی کی بارگاہ میں اپنی التجا لیجانے کے واسطے اوقاتِ خاص مقرر کئے ہیں - واللہ الموفق والمعین - میں اس عرصہ میں بھی تھوڑا بہت اس دعا میں مصروف رہا ہوں - اور اپنے بھائیوں کے نام خدائے رحمٰن و رحیم کے حضور میں تمامًا پہنچاتا رہا ہوں - اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم کے ذکر کئے بغیر بھی مَیں نہیں رہ سکتا کہ بعض دوستوں کو دعا سے ایک بڑے بھاری قرضہ کے بہت سارے حصہ سے یکدفعہ محض فضل الٰہی سے نجات پائی ہے - ہزاروں ہزار درود اور سلام اور برکات اُس نبیوں کے سردار پر ہوں جنے ہر ایک اندھیرے سے ہمیں بچایا اور ہر ایک طرف ہمکو ہدایت کی اور مغرم (قرض) اور ماثم (گناہ گاری) کو اکٹھا کرکے دونوں سے پناہ مانگی اور سجدہ میں خاک پر سر رکھکر کہا کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اور ہمیں بھی یہ دعا سکھلائی اور پھر ہزاروں ہزار صلوٰۃ و سلام و برکات اُسکے نائب اور ہمارے امام احمد پر ہوں جسکے قدموں کے طفیل ہم سب کے دل ایک ہو گئے - مجھے کامل یقین ہے کہ ہماری دعائیں ضایع نہ جائیں گی - اور ہم انکا پھل معجزانہ اثر کے ساتھ کھائیں گے - والسلام

(دُعاگو)

نایاب اور قابل دید تصانیف

یادگار سعدی - ایشیا کے اس مشہور شاعر - مصنف حکیم مؤرخ اور صوفی کے حالات عمر اور اُسوقت کی تعلیمی و قومی حالت کا خود نوشتہ شیخ کے سارے کلام کا اُردو خلاصہ و انتخاب اخلاقی درستی اور دینی و دنیوی بہبود کا ذریعہ روحانی جذبات اور دانشمندی کا دریا - چھوٹوں بڑوں غریب امیر کا رہنما جس ہندوستان کے ایڈیٹرز نے منظیر ریمارک کئے ہیں - ۴۰۰ صفحہ عہ

شاہنامہ ہند - امیر تیمور سے لیکر بہادر ظفر تک کی حالات جو مہاراجہ اپودر کشن رگھوبر جنگ بہادر نے شاہ ظفر کے حکم سے شاہنامہ فردوسی کی طرز پر فارسی نظم میں طیار کیا اور ایک قدیمی کتب خانہ سے لیکر چھاپا گیا ہے - دو جلد عہ

تاریخ دربار لاہور ۹۴ء - ۱۸۹۴ء کی وایسرایگل دربار کی مفصل کیفیت وایسرا اور انکی فارن سکرٹری لفٹنٹ گورنر پنجاب و مشہور والیان ریاست کی عکسی تصویر (فوٹو ہی صرف للہ کو ملتی ہیں) معلومات کا گنجینہ - ۸ر

مجموعہ نادرہ - وے بردبات کے حل اور کشتہ کرنے اور ہر چیز کے صیقل کرنے اور ہر قسم کے داغ وغیرہ مٹانے اور جملہ انسانی ضروریات کے نادر نسخہ جات اور بیر تاثیر اعمال و تراکیب کا مجموعہ - ۸ر

گلشن سخن - سوائے جلال امیر احسان یاس وغیرہ ایسے مشہور منتخب اُستادوں کی کلام کا انتخاب گلشن سخن سمجھو ایشیائی شاعری کا مایہ ناز - ۶ر

گلید دیوناگری - ریختانہ کی جلد یا ستھنگی مروجہ زبان و تحریر کے کتب تنخواہ اُستاد حصول ملازمت و تعلق تجارت کا عمدہ اور نایاب فیصلہ

اسبوع شریف - حضرت غوث اعظم کی تصنیف اور وظیفہ قبولیت اور خیر و برکت کا گنجینہ بیانہی قرآن شریف کی جملہ دعائیں معہ ترجمہ - لہر

مرقع اسلام - اسلام کی کمالی و زوالی اور موجودہ حالت کا دلچسپ اور باتصویر ۲ر

مفصل فہرست مرکے ٹکٹ بھیجنے پر ارسال ہوگی مشتہر نے

المشتہر دین محمد منیجر صناع ہند ریفاہ پریس لاہور

خطبہ (موعظت)

جو ۳ر مارچ ۱۸۹۹ء کو مولٰنا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے پڑھا۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم و اثابھم فتحا قریبا ۵ ومغانم کثیرۃ یاخذونھا وکان اللہ عزیزا حکیما ۵

اللہ تعالیٰ بڑا خوش ہوا اُن مومنوں سے جب اُنہوں نے درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کی۔ خدا تعالیٰ نے اونکے دلوں کے ارادوں کو خوب معلوم کر لیا۔ پھر اُن پر **سکینت** نازل کی اور ایک عنقریب ہونیوالی فتح (فتح خیبر سے مراد ہے ایڈیٹر) کا انعام اُس پر مزید کیا۔ (اسکے علاوہ) اللہ تعالیٰ نے بہت سی غنیمتیں لکھدی ہیں (یا بہت سی غنیمتوں کا تمہارے لئے وعدہ کر لیا ہے) جنکو حاصل کریں گے اللہ تعالیٰ بہت زبردست **عزیز حکیم** خدا ہے۔

انسان کی اصلاح اخلاق اور تہذیب نفس کیلئے اللہ جلشانہ نے عجیب عجیب راہیں اور مختلف طریق وقتاً فوقتاً اختیار کئے ہیں۔ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات شروع سے لیکر آخیر تک خواہ وہ فتح وظفر کے نمونے ہوں خواہ تکالیف ومصائب اور سخت خوفناک لڑائیوں کے ہنگامے غرض ہر رنگ اور ہر پہلو میں وہ انسانی زندگی کے لئے خضر راہ ہیں اور انسان کی اندرونی بیماریوں کے لئے ایسے **مجرب** اور شفا بخش نسخے ہیں جو اللہ جلشانہ نے اپنے کامل فضل وکرم سے عطا فرمائے ہیں کہ کوئی اور نسخہ دنیا کے کسی مطب میں بجز ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی کے شفا بخش نسخہ کے کبھی کبھی نہیں مل سکتا۔ جو انسان کی اندرونی امراض اور روحانی اسقام کا تریاق ہو۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاتم النبیین ہونے کا یہی ایک سر ہے جسکو کوتاہ اندیش مخالف ابتک نہیں سمجھ سکے کہ آپ کی ذات ستودہ صفات پر اخلاق کے تمام شعبے ختم ہو چکے نہیں بلکہ کامل ہو چکے اب کوئی ایسی حالت منتظرہ تہذیب اخلاق کے لئے باقی نہیں جس کا پاک اور کامل نمونہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زندگی میں موجود نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو زندگی کے ہر نشیب وفراز منزل میں چلنے کا موقع دیا تاکہ روئے زمین پر اور کل مخلوق پر یہ ایک حجت اللہ قائم ہو اور اسی لئے آپ کامل مکمل ٹھہرے قیامت تک اور پھر کل بنی نوع انسان کے لئے مقرر ہوئے۔ اگر کوئی شخص **مسیح** علیہ السلام کی رفتار زندگی سے اُن اعلیٰ درجہ کے پاک معاشرتی اصولوں کو جو ایک انسان کو اپنی بیویوں کے ساتھ برتنے چاہئیں۔ اُن کے عملی نمونے سے سیکھنا چاہیے یا حکومت اور زبردست غلبہ کے وقت اپنے دشمنوں سے سلوک کرنے یا اخلاقی رعایت کا سبق لینا چاہیے تو میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس عاجز انسان کی زندگی میں جسکو ناعاقبت اندیش جلد بازوں نے **خدا** اور خدا کا بیٹا قرار دے رکھا ہے کوئی نمونہ اس قسم کا ملسکے پھر اُسکی تعلیم کو کامل اور اُسکو **ہادی کامل** کہنا اگر غلطی اور سخت غلطی نہیں تو کیا ہے۔ مسیح علیہ السلام کو جب ایسے واقعات اور حالات پیش ہی نہیں آئے کہ ایک زوجہ کے ساتھ معاشرت کا نمونہ اُن میں موجود نہیں تو سنت انبیاء کے موافق متعدد بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کا نمونہ اُن میں کہاں مل سکتا ہے ہم کیا توقع کر سکتے ہیں کہ جیسے ایک خونخوار درندہ قوم کے مقابلہ میں جنہوں نے گھروں سے نکالا۔ قومی اور وطنی حقوں سے محروم کیا۔ قتل کے منصوبے باندھے اور بہت سے بیقصوروں کو قتل بھی کیا کامل ہادی رسول کریم صلعم نے غالب ومقتدر ہونے کی حالت میں مغفرت وعفو کا سلوک کرکے انسانی خلق کے کمال کا ثبوت دیا حضرت مسیح ظالم یہود کی شرارتوں کا کسی غلبہ کے وقت کیا انتقام لیتے۔ ایک انسان بشرطیکہ سلیم الفطرت ہو اور سر میں دماغ اور دماغ میں عقل اور انصاف رکھتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو دیکھ کر کہ اب آپکے سامنے وہ دشمن ناعاقبت اندیش دشمن ہیں جنہوں نے آپکو وطن سے نکالا ہے کیسی کیسی اذیتوں اور تکلیفوں سے ستا ستا کر نکالا ہے اور کیسے خوفناک اور ناپاک منصوبے قتل کے کئے ہیں اور سازشیں کر کر کے رنج دیا ہے جایدادوں پر قبضہ کیا ہے اب اُسی مغلوب اور بیکس انسان کے سامنے جو جلال اور اقتدار کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ حاضر ہیں مگر یہ **اخلاق ومروت** کی سچی تصویر کیا اُنسے رنج وغصہ سے بے خود ہوئے ہوئے انسان کیطرح جوش انتقام میں اُن گردن زدنی کفار کو قتل کا فتویٰ دیتا ہے؟ نہیں بلکہ لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر اُنسے درگذر فرماتا ہے۔ اب جس شخص کو ایسا موقع ہی نہ ملا ہو وہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو کی تعلیم دیکر کیونکر کامل بن سکتا ہے؟ جبکہ ایسا نمونہ دکھلانے کا اُسے موقع پیش نہ آیا ہو۔

سلہ فٹ نوٹ۔ حضرت مولانا صاحب نے اس مقام پر ایک لطیف اشارہ فرمایا ہے جس کو گو آپ کے آیندہ بیان نے واضح کر دیا ہے۔ مگر تاہم اُسکی زیادہ صراحت کے لئے ہم اسکو اس جگہ بیان کر دیتے ہیں۔ ہمارے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کو انک لعلیٰ خلق عظیم کا عظیم الشان اور نایہ ناز خطاب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو کسی اور انسان کو دنیا میں نصیب نہیں ہوا۔ **اخلاق** کی آخری اور انتہائی حد تک انسان اُسی حالت میں پہنچ سکتا ہے کہ اُسکی زندگی مختلف قسم کے نمونے اپنے اندر رکھتی ہو۔ یہی وجہ تھی کہ اس ہادی کامل کو کبھی تکالیف ومصائب کا سامنا ہے تو کہیں صعبناک جنگوں اور ہنگاموں کا مقابلہ کہیں وہ ایک وقت میں غالب دوسرے وقت میں مغلوب دشمن پر رحم فرماتا ہے اور کہیں ایک کمانڈر انچیف کی حیثیت سے ملٹری احکام نافذ فرماتا ہے کہیں معاشرتی قوانین بتلاتا ہے اور کہیں ایک اعلیٰ درجہ کا مدبر نبی بنا بیٹھا ہے۔ غرض حضور کے مختلف حالات اور واقعات آپکے انک لعلیٰ خلق عظیم ہونے کے زبردست شاہد ہیں اور ایسے شاہد کہ مخالف بھی انکار نہیں کر سکتے۔ القصہ مولویصاحب ممدوح نے

ممکن ہے کہ وہ اپنے کمزوری اور بے کسی کے دنوں میں ایسے فقرات اپنی زبان سے کہے لیکن اگر اُسے اقتدار اور اختیار ملے تو اُنسے اُسی طرح پر سلوک کرنے کو آمادہ ہو جیسا اُنہوں نے کیا ہو۔ پس یہہ کامل **فضل** یہہ سچا **کمال** اُس ہادی کامل ہی کو عطا ہوا ہے جو انک لعلی خلق عظیم کا سچا مصداق اور مخاطب ہے۔

غرض بات یہہ ہے کہ جس شخص کے بہت سے رشتہ دار ہوں۔ بیوی اور بچے ہوں۔ دوستوں کی جماعت کثیر ہو پھر اُس جماعت میں کوئی تو زہد خشک رکھتا ہو۔ کوئی فلسفی مزاج دلیر ہو۔ اور ایسا ہی اُنمیں کوئی فسق و فجور میں مبتلا ہو پھر اُن سے جو مختلف قسم کے لوگ ہیں دیکھیں وہ اُنسے کس قسم کا سلوک کرتا ہے۔ ایسا سلوک ہو کہ کسی کو نکتہ چینی کا موقع نہ ملے پس اگر کسی کی زندگی کی کتاب میں ایسا ورق تلاش کرنا چاہتے ہو۔ تو دنیا بھر کے بڑے آدمیوں کے حالات زندگی پڑھو کہیں یہہ بات نہ ملے گی یہہ **بے نظیر قابل قدر** ورق اگر کسی لایف میں مل سکتا ہے تو وہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **زندگی کی کتاب ہے** آدم سے لیکر مسیح علیہ السلام تک جسقدر نبی گذرے ہیں یہہ ابلغ اور اکمل نمونہ کسی کے حالات زندگی میں نہ ملیگا ہاں اگر ملے گا تو اُسی ہادی کامل کی سوانح عمری میں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ممتاز ہے۔

مکہ معظمہ کی تیرہ سال کی زندگی پر نظر کرو۔ اور بتلاؤ کہ کیا **صبر** اور **تحمل** کا کوئی شعبہ اور حصہ ہے جو ان تیرہ سال کے واقعات میں آپسے ظاہر نہوا ہو۔ اُن خطرناک تکالیف اور مصائب میں بھی کہ آب و طعام بند نظر آتا ہے۔ قوم ایک طرف قطع تعلق کئے ہوئے قتل و اخراج پر آمادہ ہے۔ خاندان کے بزرگوں کا سایہ سر پر نہیں ایسی صورت میں بھی توکل اور کامل اعتماد علی اللہ کی **مجسم تصویر** بے قرار نہیں ہو جاتی۔ گھبراہٹ اور بے صبری آکر اُس پر لرزہ نہیں ڈالتی بلکہ وہ **توکل** کی قوی حالت اور استقلال و برداشت کی زبردست قوت اپنے روح اور جسم میں دکھ رہا ہے۔ پھر ایک وقت آجاتا ہے کہ یہہ حالت بدل کر اُسی مکہ میں آپ اقتدار اور کامل اختیار سے آتے ہیں اب تقاضائے ہوا و ہوس نفس تو یہہ ہو کہ اُن خونخوار اور کینہ توز دشمنوں کو تہ تیغ کردے مگر یہ **مجسم اخلاق سراپا تہذیب** علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن سے **مروت** اور کامل پیار سے پیش آتا ہے اونکی خطاکاریوں اور سفاکیوں کو دل سے بھول جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ آپ کی تیرہ سال کی زندگی کے واقعات کیوں ایسے پیش آئے؟ اللہ تعالیٰ کی سنت لاتبدیل اور اُسکا قانون لاتحویل ہے اس لئے ان واقعات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونے سے دکھلا دیا کہ آیندہ جب کبھی انفراداً یا اجتماعاً ایسے واقعات کسی ایک انسان یا قوم کو پیش آویں تو وہ آپ کی **مبارک زندگی** سے سبق لیں اور اُسوقت اُس حسن سلوک سے کام لیں جو آپنے اپنی عملی نمونہ سے دکھایا۔ مکہ سے نکل کر جب مدینہ طیبہ میں آپ تشریف لاتے ہیں تو وہ زندگی ایک **شہنشاہ مقنن۔ مظفر و منصور** سلطان کی زندگی ہے لیکن اسوقت وہ جوش اور غرور کے نشہ میں سرشار نہیں اُس کے حرکات و سکنات ایسے نہیں کہ اُنمیں تمیز نہ ہو سکے۔ اس وقت بھی وہ **صبر و برداشت۔ عفو و حلم مروت و شجاعت** کا ایک اعلیٰ سے اعلیٰ نمونہ ہے اُس وقت وہ اُن لوگوں سے جنہوں نے قسم قسم کی اذیتیں اور تکلیفیں دی تھیں ایک دل جلے اور کینہ توز وحشی کی طرح سلوک نہیں کرتا ہے انسان کی عام عادت ہے کہ اگر کوئی اُسکی ذراسی توہین کرے اتنا محسوس ہی ہو جاوے کہ کسی نے خواہ آنکھ کے اشارے سے ہی کیوں نہو اُس کی ہتک کی ہے تو وہ جل کر کباب ہو جاتا اور آپے سے باہر ہو کر جوش انتقام میں جو کچھہ کر گذرتا ہے ہر ایک شخص سوچ سکتا ہے مگر اُس رحمت عالم و عالمیان نے جو کچھہ کیا اُس کو ایک دنیا نے دیکھا کہ وہ **کامل انسان** ہی کی شان تھی پس رحم۔ کرم۔ عفو کی شان اگر ہم دیکھنی چاہیں تو وہ مسیح علیہ السلام یا کسی اور کی زندگی میں یہہ راہ کہاں ملیگی جب کہ پہلی ہی منزل غلط ہے کہ اُنکو وہ موقع یعنے مغلوبیت کے بعد کامل اقتدار کا نہیں ملا۔ پھر دیکھتے ہیں کہ ایک نہیں نو بیویاں کرکے اونکے ساتھ حسن معاشرت۔ کثیر اولاد کا باپ ہو کر پھر اُنہیں سے اکثروں کو اپنے ہاتھ سے قبر کی گود میں سپرد کرکے بہت سے دوستوں کی امیدگاہ ہو کر جنگ و جدل میں کماندار۔ نحیف بن کر۔ کہیں مقنن اور مدبر ہو کر کہیں خدا پرستی کے اصول بتلا کر غرض ہر ایک معاملہ میں ایک کامل نمونہ اخلاق کا دکھایا ہے اور آپکی پاک اور کامل زندگی ایک سچی کتاب ہے جس سے ہر ایک سعادت مند انسان سبق لے سکتا ہے۔

پس غور کرو اور سوچو کہ خدا تعالیٰ نے جو چاہا کہ اُس آخر میں کامیاب ہونے والے مظفر و منصور بادشاہ کو مصائب اور تکالیف کا نمونہ دکھاوے تو اس سے صرف اخلاق کی تکمیل مقصود تھی نہ اُنکی تکلیف دہی۔ اسی طرح پر جب کبھی خدا کے مامور اور راستباز بندے دنیا میں مصائب اور تکالیف کا بظاہر نشانہ ہوتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ وہ ہلاک کئے جاویں اُن کے پیسنے سے اُنکو غبار بنا کر اڑانا مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ اس لئے کہ تا اُنکی خوشبو دنیا میں پھیلے۔ اور وہ صبر اور توکل کی عملی تعلیم دیسکیں اور نصرت الٰہی اور تائید کے موقع شناس بنیں۔ ہر ایک قسم کے اطمینان اور امن کے وقت میں بہت سے ہوتے ہیں کہ وہ دوستی اور غمخواری اور سچی وفاداری کا دم بھرتے ہیں مگر جب کہ اُنکے نفس اور ہوا کا مقابلہ ہو

اس بیان سے کہ آپ خاتم النبین تھے زیادہ تر غرض یہ ہے کہ وہ ختم **نبوت** کے اسرار میں سے ایک سر تکمیل اخلاق کو بیان فرماتے ہیں چونکہ نبی کی بعثت کی اصل غرض و غایت تہذیب اخلاق ہوتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر اخلاق کے تمام شعبوں کو اپنی عملی زندگی سے ثابت کر دکھلایا اور اُن کی تعلیم اور ہدایت زبان سے نہیں بلکہ اپنے نمونہ سے فرمائی۔ اور ایسی کامل طور پر کہ اُس پر ایزادی ممکن نہیں پس ان معنوں کے لحاظ سے بھی گویا آپ **خاتم النبیین** تھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

(ایڈیٹر)

تو اس کے خلاف کرنا اُنکے لئے ایک قسم کی موت نظر آتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو انسان کا خالق ہے اور جو جانتا ہے کہ کس مرض کے لئے کیا نسخہ مطلوب ہے اسی لئے دبائیں۔ زلزلے۔ قحط۔ جنگیں رکھی ہیں۔ اور اُنکے ساتھ ہی آرام۔ فتح و ظفر۔ صحت و فراغت نصرت اور کشایش کے دروازے بھی کھولتے ہیں۔ ایسا ہی حال صحابہ کرام کے ساتھ رہا۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی **اخلاق** کی ایک کامل کتاب ہے جسکا ایک ایک لفظ بہت ہی گرانقدر اور بیش قیمت ہے۔

یہہ آیت جو میں نے پڑھی ہے **راستباز** بندوں کی زندگی کی رفتار اور طرز کا ایک نمونہ ہے۔ ہم بھی اُسی زمرہ میں داخل ہیں جنکی گواہی آخرین منہم والی آیت دے رہی ہے اس لئے میری روح میں اکثر اوقات بہت تڑپ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بھی ایسی توفیق دے کہ ہم بھی اُن پاک راستبازوں کا نمونہ ہو سکیں۔ کیسا عجیب نظارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ سے نکلتے ہیں ایک کثیر جماعت ہمراہ ہے اور ارادہ ہے کہ حج کریں گے ایک شاق اور دشوار گزار سفر کا اختیار کرنا اور پھر ایسی حالتمیں کہ پاس ہتھیار بھی کوئی نہیں صاف بتلا رہا ہے کہ حج ہی کا ارادہ ہے۔ غرض آپ روانہ ہوتے ہیں مگر کفارہ روکتے ہیں حالانکہ قوم کا عُرف اور مسلّم فرض تھا کہ وہ حج سے کسی کو نہ روکتے تھے مگر اس وقت وہ ایک قومی لا اور مسلّم عرف کے خلاف کر رہے ہیں بہر حال مسلمانوں کے دلوں میں ایک بے چینی اور گھبراہٹ سی پیدا ہوتی ہے آخر اسی حیص بیص اور اثنا میں حضرت عثمان کو جنکا خاندان مکہ میں موجود تھا اور جو کسی حد تک مقتدر اور موقر بھی تھا اس لئے بھیجا جاتا ہے کہ اُنکی قتل کا اندیشہ نہیں اُنہوں نے جا کر کہا کہ ہم لڑائی کی نیت سے نہیں آئے ادہر حضرت عثمان کا قتل مشہور ہو جاتا ہے اسوقت ایک مخلص دوست کا قتل اور بے وجہ قتل سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ پر اپنے خونوں۔ اور اپنی آبروؤں اور جانوں کی بیعت کی اور نہایت انشراح صدر سے بیعت کی اس انشراح صدر کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے فعلم مافی قلوبہم۔ اور اللہ تعالیٰ نے اُنکے اندرونوں کو دیکھا کہ وہ بالکل بے لوث اور پاک ہیں اس پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کا سرٹیفکیٹ

اُنکو مل گیا لقد رضی اللہ عن المومنین اسوقت بھی اللہ تعالیٰ کے خاص منشا سے ایک امام آیا ہے اور وہ بیعت لیتا ہے اور ہم نے بیعت کی ہے اُسکی ہاتھہ پر نہیں بلکہ اللہ کے ہاتھہ پر کیونکہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ کا الہام براہین احمدیہ میں درج ہے اب قابل غور امر یہہ ہے کہ وہ بات کیا تھی کہ اون لوگوں نے ہاتھہ دیا اور اُنکو رضی اللہ عنہم کا خطاب مل گیا؟۔ اور کیا ہم نہیں چاہتے کہ خوشنودی الٰہی کو حاصل کریں؟ کیوں نہیں بات یہی ہے کہ اُس وقت ایک نازک اور سخت ابتلا کا وقت تھا پس اون لوگوں نے نہایت انشراح صدر کے ساتھہ بیعت کی جسپر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اُنکے دلوں کو تاکا اور اُنکو صاف اور پاک پاکر اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا۔

پس اگر ہم صرف ہاتھہ میں ہاتھہ دیکر اور گوشت کی زبان ہلا کر کہدیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور رنج میں راحت میں عسر اور یسر میں قدم آگے بڑہائینگے تو یہ کچھہ بھی نہیں جب تک اللہ تعالیٰ اندرونوں پر نظر کر کے اُنکو صاف اور فراخ نہ پالے بات بنتی نہیں۔ دل کی ایک بات ہے جو خدا تعالیٰ کی پسندیدگی اور رضا کو کھینچ لاتی ہے۔ اور وہ وہی ہے جسکا ذکر دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ لن ینال اللہ لحومہا الی الآیۃ یعنے اللہ تعالیٰ گوشت اور خون کا بھوکا نہیں اُس کی رضا جوئی کے لئے جو چیز وقف ہونی چاہیئے وہ نیت ہے اللہ تعالیٰ کوئی جسمانی ہستی نہیں کہ جسمانی چیزوں کا خواہشمند ہو۔ میں نے بڑے غور اور فکر کے بعد اس آیت سے یہ سبق لیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ سب لوگ اس پر غور کریں کہ جب تک ہم میں وہ حالت پیدا نہو کہ اپنی جان۔ مال۔ غیرت۔ آبرو بیوی بچے غرض ہر ایک چیز نہایت انشراح صدر کے ساتھہ امام الزمان کے حکم کے تابع نکر دیں نہ اس طور پر کہ گلے پڑا ڈہول بجاتے ہیں نہ اس لحاظ سے کہ ہوا و ہوس کا تقاضا ہے نہیں بلکہ سچی ارادت اور عقیدت صحیحہ کے جوش سے جو انشراح صدر کی مترادف ہے اُسوقت تک ہم اس معزز خطاب لقد رضی اللہ کو حاصل نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ مجھہ پر اور آپ لوگوں پر فضل کرے کہ ہم کو ایسا

ایمان نصیب ہو۔ احمق ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے بخل کو منسوب کرتے ہیں احمق ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ تیرہ سو برس پیشتر ہی خدا کا فیض ختم ہو چکا ہے اور اب وہ ایسے صندوقوں میں بند اور مقفل ہے کہ جسکی کلید ہی نہیں ملتی۔ یہہ بدگمان جھوٹے اور غلط کاری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آخرین منہم کا زمانہ دکھایا ہے۔ مسیح موعود کو بھیجا ہے کہ تا وہ اخلاق کے تمام مردہ شعبوں کو پھر زندہ کر کے دکھاوے۔ اوسی طرح پر تہذیب نفس کرے جیسے صحابہ کی ہوئی تھی۔ پس یہ مبارک زمانہ آیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت لا تبدیل اور لا تحویل ہے پس ضرور ہے تکالیف اور مصائب کا بھی سامنا ہو۔ نفس کے خواہشوں کے خلاف بھی ہو لیکن یاد رکھو کہ جسقدر مصائب اور تکالیف زیادہ آویں گی اُسیقدر تائیدات اور الٰہی نصرتیں زیادہ ہونگی۔ مصائب مصائب نہیں وہ معجزات ہیں اور خدا تعالیٰ کے **روشن ہاتھہ**۔

غرض اب آخرین منہم میں بھی وہ ہی خطاب لقد رضی اللہ کا ملنے والا ہے لیکن بدون فضل الٰہی ممکن نہیں۔ کیونکہ وہی عزیز و حکیم خدا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو سچا اخلاص اور سچا ایمان نصیب کرے۔ اور ہر مشکل و مصیبت کے وقت ایک کامل انشراح صدر کے ساتھہ اپنی عجائبات قدرت دیکھنے کے قابل بنا دے۔

اعلان

میرا لکچر جسکا عنوان ہے کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا اصلاح اور تجدید کی پورے سو صفحوں پر بہت عمدہ خوشخط چھپکر طیار ہو گیا میرے پاس دو سو کاپی کے قریب ہے جسی میں مفت تقسیم کرونگا اگر کسیکو مطلوب ہو تو ایک کا ٹکٹ سیالکوٹ میرے نام ارسال کریں

المشتہر - [illegible]

گورنمنٹ پنجاب اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

و ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور کی توجہ کے لایق

(ہم امید کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل سطور جنکو ہم اپنی ایک خاص چٹھی کے ذریعہ مندرجہ بالا افسران کے پاس بھیجتے ہیں توجہ تام سے ملاحظہ فرمائی جاوینگی)

یہہ امر غالبًا گورنمنٹ پنجاب سے بھی پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ پچھلے دنوں میں جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السنہ پر دائر تھا اُس کا آخری فیصلہ فریقین کے اپنے معاہدہ پر ہوا ہے جو قانونی طور پر خواہ اثر انداز ہو یا نہو کہ مولوی محمد حسین صاحب آئندہ خود اور اپنے دوستوں کو بھی ایسی تحریروں کی اشاعت سے باز رکھیں گے جو اس سے پیشتر اُنکی طرف سے حسب معمول گالیوں اور جناب مرزا صاحب اور اُنکے دوستوں کی شان میں گستاخیوں سے لبریز شایع ہوا کرتی تھیں۔ اور ایسا ہی جناب مرزا صاحب بھی جیساکہ وہ کتاب البریۃ میں ظاہر کر چکے تھے آئندہ کے لئے ایسی پیشگوئیوں کی جو کسی کی ذلت یا موت کے متعلق ہوں بدون درخواست شایع نکریں گے۔ ہم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس فیصلہ پر نہایت اطمینان۔ اور مسرت ظاہر کرتے ہیں کہ کچھہ شک نہیں امن کے قایم رکھنے کے لئے یہہ ایک بہترین صورت ہے۔ مگر ہم ایک امر اُنکی خدمت میں پیش کر کے یہہ جتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ کیا محمد حسین کی طرف سے اس عہد کی خلاف ورزی شروع نہیں ہو گئی؟ کیونکہ بعد انفصال مقدمہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کی تقریب پر جو ۲۵ و ۲۶ فروری کو لاہور میں ہوا۔ ایک پنجابی رسالہ چودھویں صدی دا جھوٹا مسیح سمی [illegible] وغیرہ کے نام سے جو محمد حسین [illegible] عزیز شاگرد سعد اللہ لودیانہ کی تصنیف ہے اور جو محمد حسین کے دوست ہدایت اللہ ساکن راولپنڈی کی فرمایش سے لکھا گیا ہے محمد حسین [illegible] ملا محمد بخش جعفر زٹلی نے عین جلسہ میں تقسیم اور فروخت کیا ہے۔ ہم نے خود ملا محمد بخش سے اُسکی دو کاپیاں لی تھیں بلکہ یہ لفظ بھی اُس نے ساتھہ ہی کہے تھے کہ "ساڈا ایہہ پہلا تحفہ اے" الغرض یہہ پنجابی رسالہ جس پر کوئی تاریخ درج نہیں جو ہمارے خیال میں پریس ایکٹ کے رو سے خلاف ورزی قانون بھی ہے۔ نہایت گندے اور فحش الفاظ میں لکھا گیا ہے اور پھر ایک اشتعال اور جوش دلایا ہے ہم نہیں جانتے کہ مرزا صاحب اس رسالہ پر کوئی ایکشن لیں گے یا نہیں غالبًا وہ اپنی عادت کے موافق ان گندی گالیوں کو بھی سن کر بھی صبر ہی کریں گے اور وہ حکام تک اس بات کو پہنچانا بھی شاید پسند نکریں مگر ہم اپنے فرض منصبی کو ادا کرنے کے لئے گورنمنٹ پنجاب کو عمومًا اور خاص کر اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس معاملہ پر توجہ کریں اور پوری توجہ کریں کیونکہ اس رسالہ کے ذریعہ سے جس کا ذمہ وار محمد حسین کو بوجوہات معقول ہونا چاہیے ایک قسم کا نقض عہد کیا ہے۔ اور وہ جواب دہ ہونا چاہیے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس معاملہ کو یونہی نہ چھوڑا جاویگا۔ ہم اس امر میں اپنے حکام ضلع کو کافی مدد دے سکتے ہیں کہ سعد اللہ کے ساتھہ محمد حسین کے بہت ہی گہرے تعلقات ہیں اور وہ اُس کو اپنا عزیز شاگرد لکھا کرتا ہے۔ اور اس کتاب کے محرک۔ اور شایع کرنے والے سب اس کے دوست اور رفیق ہیں پھر کیا وجہ ہے؟ کہ اسکو ذمہ وار قرار نہ دیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

مولوی محمد حسن صاحب

ساکن بھین۔ کو دعوت

کچھہ عرصہ ہوا ہی کہ چودھویں صدی راولپنڈی میں مذکرہ بالا مولوی صاحب کا ایک خط شایع ہوا تھا جسکا خلاصہ یہ تھا۔ کہ وہ وفات و حیات مسیح کے مسئلہ پر ایک عالمانہ و محققانہ بحث کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں بشرطیکہ اخبار مذکور اُن مضامین کے لئے کچھہ صفحے مختص کر دے۔ لایق ایڈیٹر نے اس مناسب رائے کو منظور کیا مگر پتا ہو سکی کسی کلرک کا خط اس مضمون کی خلاف شایع ہوا اور انہوں نے ایسی بحث کا شایع ہونا اخبار مذکور کے قومی اغراض اور مقاصد سے دور سمجھا۔ ہم بہت خوش ہوئے تھے کہ ایک ایسے مسئلہ پر جس پر فی الحقیقت اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ہے عالمانہ بحث شایع ہوگی مگر وہ خوشی مبدل به افسوس ہوگئی۔ وہ لوگ جو زبان سے تمدن و معاشر وغیرہ وغیرہ الفاظ قومی اقومی اکے نعرے مارتے ہیں وہ اسلام کی زندگی کا راز سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ہم اس مسئلہ کی اہمیت پر پھر کبھی بحث کریں گے سردست مولوی محمد حسن صاحب کو بشارت دیتے ہیں کہ وہ مضامین لکھیں الحکم نہایت فراخدلی سے بطور ضمیمہ ہفتہ وار چار صفحہ تک اُنکی نذر کریگا اور ساتھہ ساتھہ یا آخر میں جیسا مناسب ہوگا اپنے خیالات کا اظہار بھی کرے گا۔ کہا جاتا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب ایک فراخ حوصلہ آدمی ہیں اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ نہایت دیانت داری اور صاف دلی سے اپنے خیالات ظاہر کریں گے اور اپنا مضمون بغرض اندراج دفتر الحکم میں بھیجدیں گے۔ اخبار چودھویں صدی کے ایڈیٹر سے ہم اسقدر التماس کرتے ہیں کہ وہ اپنے اخبار کے ذریعہ اتنا شایع کر دیں کہ مولوی محمد حسن صاحب ساکن بھین کے خیالات جو چودھویں صدی میں شایع ہونے تھے اخبار الحکم قادیان میں شایع ہونگے۔ بالآخر ہم امید

اپنی قوم سے اپیل

ہمارے اکثر محتشم ناظرین کی عدم توجگی اور کم التفاتی مجبور کرتی ہے کہ مختصر سے الفاظ میں قوم کی خدمت میں اپیل کریں - اُن احباب کی توجہ نہایت سرعت کے ساتھ ہماری پچھلی گذارشوں پر مبذول ہونی چاہیے تھی جنہوں نے تاریخ اجرائے الحکم سے لیکر آج تک اُسکی قیمت واجبی ارسال کرنے میں کسیقدر تساہل سے کام لیا ہے - ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ اُنکو یہہ خیال پیدا ہوا ہو کہ ہمکو سونا بنانا آتا ہے اس لئے اُنکی درمی امداد مطلوب نہیں - مگر اب اُنکی عدم توجگی خواہ کسی وجہ سے ہو ہمارے لئے بہترین نتایج پیدا نہیں کر سکتی -

یہہ دیکھکر افسوس آتا ہے کہ مختلف قوموں اور فرقوں کے اخبارات جو شائستگی کا ایک نشان ہیں (بشرطیکہ وہ اوس اصول پر چلیں جو اُنکو اس نشان کا موضوع لہ بنا دیں) ہندوستان جیسے ملک میں بہی نہایت خوبی کے ساتھہ چل رہے ہیں - اور غیر ممالک کا تو ذکر ہی کیا ہے؟ ابہی چند مہینے کا ذکر ہے کہ بریلی سے مکتی فوج کا ایک ارگن اُردو زبان میں جاری ہوا تہا - ہم کو یہہ دیکھکر اپنی حالت پر کسیقدر افسوس ہی آیا کہ ان چند ہی ماہ کے اندر اُس کی اشاعت کیطرف اُن لوگوں نے جو ایک ایک وقت میں گداگری ہی کرتے ہیں یہانتک کوشش کی کہ صرف ضلع گورداسپور میں اُسکی ۴۸۰ کاپیاں فروخت ہوتی ہیں اور اضلاع کا ذکر ہی چھوڑ دو - اور پہر اردو زبان کے علاوہ اُسکے مالک اور ایڈیٹر کو ضرورت پڑی کہ ہندی میں بہی شایع کریں -

غرض اسی طرح پر اخبارات چلتے ہیں اور وہ کوئی کام کر سکتے ہیں ورنہ عام طور پر قوم ذلت میں پڑے رہتے ہیں -

ہماری قوم (اس سے مراد وہ گروہ ہے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے مریدین کا گروہ ہے) کو اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنے خیالات کے اظہار کے لئے بہی ایک اخبار کی ضرورت تہی اور وہ ضرورت ہم کہہ سکتے ہیں اپنے اصلی معنوں میں ابہی تک پوری نہیں ہوئی - کیوں؟

اُسکی طرف جیسی چاہیے توجہ نہیں کی گئی اور بدقسمتی سے یہہ سمجہا گیا ہے کہ شاید ہماری کوشش ہماری ہمت بدوں سب کچھہ ہو جاوے مگر دوستو!

قوم بنتی ہے اپنی محنت سے

یہہ ایک سچا اور مسلّم مسئلہ ہے - کہ الحکم کا اجرا ہم نے قومی ضرورتوں کو مدنظر رکھہ کر ہی کیا تہا - مگر قوم کیطرف سے عدم التفات اُس کے مفید بننے میں ابہی تک ایک سدراہ ہے ہم پر اعتراض ہوئے کہ الحکم کا کاغذ اچھا نہیں - لکھائی گنجان ہے - وقت پر شایع نہیں ہوتا - مضامین کیطرف پوری توجہ نہیں کی جاتی وغیرہ وغیرہ ہم ان سب کے جواب میں اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ کیا یہہ سب باتیں مفت ہو سکتی ہیں؟ اگر کوئی راہ ہے تو ہمارے کرمفرما ہم کو اطلاع بخشیں تاکہ آئے دن کے تقاضاؤں سے اُنکو اور ہم کو مخلص ملے - کیا ہمارے اُن عالی دماغ احباب نے جو ہمکو قلمی امداد دے سکتے تہے ہمارا ہاتہہ بٹایا؟ یہہ ایک سوال ہے جسکا جواب اس وقت تک اُنکے ذمہ ہے اور بجز احدے اثنین ایک ہی نہیں جو اپنے آپ کو اس الزام سے بری کر سکے پہر ہم پوچھتے ہیں - کہ بتلاؤ اسمیں کیا سراسر ہم ہی قصوروار ہیں؟ کہا جاوے گا کہ اُجرت اور معقول معاوضے دیکر مضامین لیں بے شک یہہ ضروری امر ہے مگر روپیہ آئے تو کہاں سے -

الحکم کی مالی رپورٹ بہی ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو سنا دیں تاکہ اُنکو معلوم ہو جاوے کہ اس وقت اخبار بلحاظ مالی حالت کے کیا ہے اور آیا اُسپر ہمکو اب بہی توجہ کی ضرورت ہے یا نہیں اکتوبر ۱۸۹۷ء سے لے کر فروری ۱۸۹۹ء تک ۱۶ مہینے کے اندر کل خرچ جو صرف اخبار پر ہوا ہے لعہ ۹۶۵ روپیہ ہے جسکی تفصیل ہمارے پاس موجود ہے اور ان ۱۶ ماہ کے اندر جو آمدنی صرف اخبار سے ہوئی ہے اُس کی تعداد کلہم اجمعین ۴۶۵ روپیہ ہے جسمیں ایک سو پچیس روپیہ کے قریب اشتہارات کی آمدنی ہے خریداران سے صرف ۳۴۰ وصول ہوئے ہیں - مندرجہ بالا اخراجات پورے کرنے کے لئے مطبع کو مختلف وقتوں میں مختلف اشخاص سے قرض لینا پڑا ہے جسکے ایک بڑے حصہ کا ابہی تک وہ زیر بار ہے - امرتسر سے اخبار قادیاں میں جسوقت منتقل کیا گیا تہا اُسوقت اُس کو ۵۰ ماہوار کی وہ آمدنی بہی تہی جو ایڈیٹر کی ذاتی محنت کیوجہ سے ہوتی تہی اور جو اس وقت لاہور میں ۴۲ ماہوار تک اگر ہیڈکوارٹر لاہور میں تبدیل کیا جاتا بڑہ گئی تہی مگر مشیت ایزدی کے موافق وہ آمدنی جو ایک گرانقدر امداد تہی قادیاں میں ۵۰ سے گہٹ کر ۵ رہ گئی اور آخر بعض ضروری امور کیوجہ سے وہ بہی نہیں رہی اور صرف اخبار کے چلانے کے لئے اخبار کے خریداروں ہی کی طرف تاکنا پڑا -

پہر مالی مشکلات کا خاتمہ یہیں تک نہیں ہوا - بلکہ ۱۸۹۷ء کے اجلاس سالانہ میں جو دسمبر ۱۸۹۷ء میں ہوا جلسہ کی کل تقریروں کے چھاپنے اور شایع کرنے کا کام ہم نے لے لیا - نہیں بلکہ ایک ہمدرد قوم معین الحکم نے (جس نے

ہر طرح سے الحکم کو ایک بیش قیمت اور قابل قدر امداد دی ہے جزاہم اللہ احسن الجزا) محض اس خیال پر کہ الحکم کو ایک قسم کی مالی امداد پہونچے یہہ تجویز کی اور اس رپورٹ کی ترتیب کا کام ہمکو دیا۔ اور اُسی جلسہ میں اکثر احباب کو اُسکی متعدد جلدوں کی خریداری کے لئے تحریک کی جنہوں نے اُسوقت نہایت فراخدلی اور فیاضی سے سو سو اور پچاس پچاس جلدوں کی خریداری کا وعدہ دیا چونکہ ہم اُس جلسہ خریداری رپورٹ میں موجود نہ تھے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ شرائط خریداری مقرر ہوئے ہونگے مگر ہم عام طور پر کہہ سکتے ہیں اُس وقت محض امداد کے طور پر یہہ تجویز ہوئی تہی بہرحال رپورٹ کی ترتیب میں پہر اُس کے انطباع میں بعض مجبوریوں اور دقتوں کی وجہ سے اسقدر تاخیر ہوتی گئی کہ وہ جنوری ۱۸۹۹ء تک شایع نہو سکی ہم امید کئے بیٹھے تھے کہ جن احباب نے للہی جوش سے خرید کتب کے وعدے دئے ہوئے ہیں وہ اُسقدر جلدیں خرید لیں گے۔ اور اس طرح پر کارخانہ کو تمام زیر باریوں سے سبکدوشی ہو کر کام کرنے کا موقع ملیگا اور ان احباب کی عدم توجگی کا ہی گلہ کرنا نہ پڑے گا۔ جو ترسیل زر چندہ میں اپنی کسی کمزوری کیوجہ سے سست ہیں اور وی پی منگوا کر ہی انکار کر دیتے ہیں اور ایں ہمہ ہی تمام نقایص کا ذمہ وار ایڈیٹر ہی کو قرار دیتے ہیں۔ مگر ابہی اللہ تعالیٰ کے ارادے میں وہ وقت نہیں آیا۔ کہ ہم اپنے خیال کے موافق کام کرنے کے قابل ہو سکیں اس لئے بعض احباب کو رپورٹ کا بدیر شایع ہونا باوجودیکہ وہ جانتے تھے کہ اُسکی ترتیب کارے دارد اور اسپر اُسکی قیمت کا کسی قدر گراں ہوتا باوصفیکہ اُن کو معلوم تہا اور ہے کہ قادیان میں پریس کے اخراجات زیادہ پڑتے ہیں ایک معقول عذر انکار خریداری کا ہاتہہ آگیا۔ ہم کو اعتراف ہے کہ رپورٹ کی قیمت ایک روپیہ اُسکی بارہ چیزوں کی قیمت تاجرانہ نظر میں زیادہ ہے مگر اُسکے مضامین کے لحاظ سے اور اُس خیال امداد کے لحاظ سے

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز کامعاملہ

بہرحال وہ رپورٹ جو احباب کی درخواستوں کے خیال پر طبع ہوئی تہی بجز چند کاپیوں کے بدستور پڑی ہے اس موقع پر ایک ظلم ہوگا اگر ہم اپنے چند مخلص معاونین کا شکریہ ادا نکریں جنہوں نے اُس جلسہ میں وعدہ نہ کیا تہا بلکہ کسی کو معلوم بہی نہ ہوا تہا کہ اُنہوں نے خریداری رپورٹ کا وعدہ کیا ہے اور سب سے اول ایفاء وعدہ کر کے ہمکو شکرگزاری کا موقع دیا اور اپنے للہی جوش کا ایک نمونہ قائم کردیا۔ ہمارے اُن احباب میں سے سب کے سرتاج چودہری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ ہیں جنہوں نے چالیس روپیہ کی کتابیں خرید فرمائی تہیں اور عہ دوران طبع کتاب میں دے چکے تھے اور عہ بجرد اشاعت پر اور پہر منشی نبی بخش صاحب کمپازیٹر شملہ ہیں جنہوں نے ۲۵ روپیکی کتابیں خرید فرمائی ہیں پہر ماسٹر قادر بخش صاحب لودہانوی ہیں جنہوں نے پانچ جلدیں حسب وعدہ خرید لیں اور چند احباب وہ ہیں جنہوں نے ایک ایک جلد کی درخواست کی ہوئی تہی اور خرید کرلی۔

الغرض ایسی حالت میں آپ ہی انصاف کریں کہ اخبار کی حالت کیونکر ترقی بخش ہو سکتی ہے۔ ان تمام امور کو زیر نظر رکھہ کر ہم چاہتے ہیں کہ اگر آپ لوگ واقعی طور پر اخبار الحکم کی ضرورت سمجھتے ہیں تو اُسکی ضرورتوں کا خیال بہی مدنظر ہونا ضروری ہے ورنہ آپ خود سمجھہ سکتے ہیں کہ ایسی حالتوں میں اخبار کا جاری رہنا اور اُس کا ترقی کرنا معلوم اس لئے ہم نہایت ادب سے التماس کرتے ہیں کہ براہ کرم وہ احباب جو الحکم کے ساتھہ سچی دلچسپی رکھتے ہیں اور عملی طور پر کچھہ کرنا چاہتے ہیں وہ ہمکو اپنی اپنی رائے سے اطلاع دیں کہ اُنکے خیال میں اخبار کی بہتری کے اسباب اور وسایل کیا ہیں؟ اور وہ اُن وسایل کے حاصل کرنے میں ہمکو کہاںتک مدد دیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس نمبر کے پہونچنے پر دوسرے اشو تک ہر ایک جگہ سے مفید خطوط حاصل کر سکیں گے۔

در مدح قرآن مجید و فرقان حمید

از خاکسار ابو یوسف

ہر طرف ہے نور افشاں نور اس قرآن کا
سارے عالم پر ہے جلوہ اس مہ تابان کا
جب سے عالم پر پڑا عکس اس خور انوار کا
مطلع الانوار ہے سینہ ہر اک انسان کا
دافع ظلمات کفران ہے اسی کا ظل فیض
ہے اسی کا سایۂ الطاف نور ایمان کا
مخزن اسرار حق ہے اس کا ہر حرف لطیف
منبع جود و عطا ہر لفظ ہے فرقان کا
کیوں نہو بے مثل و بے مانند یہہ نور ہدیٰ
ہے کلام جانفزا یہہ حضرت رحمان کا
دی اُٹھا عالم سے شرک و کفر کی اسنے وبا
ورنہ تہا ہر اک کو خطرہ اپنی اپنی جان کا
یہہ سفینہ ہے جناب احمد مختار کا
اس میں جو بیٹھا اُسے کیا خوف ہو طوفان کا
کردیا قایم ہے جب سے اسنے وحدت کا نشان
شرک و بدعت مٹگیا جھنڈا گرا شیطان کا
مشرکوں کو بہی دیا توحید کا اس نے سبق
آریہ ہی چھوڑنے پہلو لگے کفران کا
برہمو کو درہم و برہم کیا قرآن نے
کچھہ پتا اُنکو نہیں اب عقل کے عرفان کا
اسکی سطوت سے بنے عیسائی بہی اب ملہری
مرتبہ گھٹنے لگا عیسیٰ کی بیجا شان کا
وہ خدا ابن خدا اب مظہر اللہ بن گیا
سطوت قرآن نے کھولا راز اس بہتان کا
واہ کیا سطوت ہے کیا ہے جلال سرمدی
کون کر سکتا ہے رد یارب تیری برہان کا
یاالٰہی تیرا قرآں ہے کہ ہے روح حیات
زندگی پاتا ہے قالب اس سے ہر بیجان کا

(دیکھو اس سے اگلا صفحہ)

... جھکاتے سر ہیں سارے علم و فن
ہے ہر اک ... اسی کے فضل اور احسان کا
فلسفے کا ہے یہی معیار طبعی کا محک
ہادی راہ ہے یہی خود فلسفی نادان کا
کس کو جرأت ہے کہ ہو اسکا مقابل یا حریف
سامنا کوئی بھلا کرتا ہے عالی شان کا
ہیں جو اجلاد محرف اور ہیں طومار جعل
کوئی بھی ان سے مقابل ہے نہیں قرآن کا
بالیقیں تورات اسکے سامنے تورات ہے
جال ہے انجیل جعل و جہل اور ہذیاں کا
بید کہتے ہیں جو بیدی بے ثمر ہے شاخ بید
بیتہ بیتہ جہان مار ابھل نہیں ایمان کا
ہے گر نتھ اس کے مقابل گھوڑت از سر تا بپا
بالمقابل صدق کے رتبہ ہی کیا بطلان کا
بید ہے جو اصل و بن اسمیں نہیں جب برگ و بار
شاخ میں پھر پھل کی خواہش کام ہے نادان کا
یاالٰہی تیرا قرآں ہے کہ ہے باغ مراد
وصل گل پاتا ہے ہر اک بلبل اس بستان کا
کیا خبر یارب انہیں ایماں کے برگ و بار کی
سیر ہی جنکو نہیں اس تیرے جنستان کا
تیرے قرآں سے بھٹکا ہو گیا گمراہ وہ
ہو گرنتھی یا کوئی بیدی ہو پنڈت گیان کا
بدھیا اور بدھ نہیں ہے تیرے قرآن کے بغیر
بدھ نے بھی ابتک دیکھا منہ کسی بدھ وان کا
کھولدے آنکھیں الٰہی اپنے ان بندوں کی تو
بخشدے ان سبکو یارب مرتبہ ایمان کا
سایۂ احمدؐ کے نیچے سب کو تو آرام دے
دور کر ان سب سے یارب نائرہ نیران کا
نور احمدؐ سے تو کر پر نور انکے جان و دل
دے انہیں رتبہ رسول اللہ کی پہچان کا
مصطفےٰ تیرا ہے وہ نور عنایت اے خدا
نور ایمان عکس ہے جسکے رخ تابان کا
شافع روز جزا ہے وہ شہ ختم الرسلؐ
مظہر اسرار ہے دریا ہے وہ عرفان کا
رحمتہ للعالمیں ہے سید الکونین ہے
کون ہے جسپر نہیں احسان اس سلطان کا

اس نے چلکے کر دئے سب یوحنا اسرائیل کے
اس نے ہی رتبہ بڑھایا ناصری کی شان کا
آریہ کو دی اسی نے وحدت خالق کی ...
اس نے سکھوں کو سکھایا نام اک بھگوان کا
دین سمجھا اس نے سناتن دھرمیونکو غلطیاں
گھٹ گیا رتبہ اب انکی پستکوں کی شان کا
برہمو کو وحی حق کی رہنمائی اس نے کی
دیدیا اس نے پتا اک عیسی دوران کا
دین حق کی زندگی کے واسطے زندہ نشان
حق نے بھیجا وہ غلام اس احمدؐ سلطان کا
مومنوں کا ہی بشیر اور دشمنوں کا ہی نذیر
وہ نمونہ ہے جناب شاہ انس و جان کا
دوستوں کو ہی مسرت دشمنوں کو ہی زوال
خاتمہ ہے اسکے ہاتھوں دشمن نادان کا
قادیاں میں وہ مسیحائے زماں نازل ہوا
ہے شگفتہ وہ گل نور گلشن رحمان کا
یاالٰہی مجکو بھی لے چل حضوری میں کہیں
ہو سبب کوئی مرے بھی درد کے درمان کا
یاالٰہی ہے مبارک کی یہی ہر دم دعا
قادیاں ہو میرا مسکن مسکن اس ذیشان کا

ندوۃ العلما کا چھٹا سالانہ جلسہ شاہجہان پور میں

جمیع حضرات اہل اسلام کی خدمتیں عموماً اور علمائے کرام و مشایخ عظام کی خدمت میں خصوصاً التماس ہے کہ ۱۳-۱۴-۱۵- ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۸۹۹ء بروز یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ کو شاہجہانپور میں ندوۃ العلما کا چھٹا سالانہ جلسہ قرار پایا ہے لہذا آپ سب حضرات ازراہ حمیت اسلامی اس جلیل القدر جلسے میں شریک ہوکر شوکت اسلام کو بڑھائیے اس جلسہ میں دور دور سے مشاہیر علمای کرام و رؤسای عظام تشریف لاکر اپنی مفید و دلچسپ تقریروں اور قومی صلاح و فلاح کی کارآمد تحریروں سے حاضرین کو محظوظ و مستفید فرمائیں گے جو صاحب تشریف لائیں وہ تاریخ معینہ سے تین روز قبل مولوی مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہان پور کو مطلع کریں تاکہ ان کے آرام و آسایش کا پہلے سے انتظام کیا جائے۔

الداعی
مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

مہتمم پولیس سٹیشن بٹالہ

بٹالہ پولیس سٹیشن کے مہتمم کے متعلق جسقدر شکایات آج تک ہمارے پاس پہونچی ہوئی ہیں ہم اب انکو روز روشن میں لانے والے ہیں۔ مزید تحقیقات اور تصدیق کی خاطر چند روز اور خاموش رہ کر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے اس لئے ہم ان تمام لوگوں کو آگاہ کرتے ہیں جو کسی قسم کی شکایت مہتمم پولیس سٹیشن بٹالہ کے متعلق رکھتے ہوں ہمارے پاس بھیجدیں انشاءاللہ ہم کو ضرورت نہ پڑے گی کہ انکے نام ظاہر کریں اور وہ ایک مخفی راز کی طرح رکھے جاویں گے۔

حالات مقدمہ

حسب معمول گذشتہ اشاعت سے آگے بذریعہ اخبار شایع ہوتے رہیں گے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوں گے۔

ہم لٹاتے ہیں آج لعل و گہر + نہ رہے کوئی لا ولد مضطر + یعنی ہر حق میں ہر بشر کے پسر + لعل دُرِّ یتیم سے بڑھ کر +

شفاخانہ یونانی شیخ نظام الدین حکیم امرتسر

حق پہ ہو فضل ایزد داور + کیوں نہ ہوں لعل ان کے بام و در

اظہار بشارت :- ناظرین ذی وقار طرز اشتہار و اسناد دیکھ کر پورا اطمینان رکھتے ہیں۔ اور گندم نما جو فروش اشتہاریوں کے جو نہ طبیب ہیں نہ ڈاکٹر جاہل و مکار کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں خیر خواہی عام اور راستبازی کی کام کی مرد میدان بن کر آئیں۔ شرطیہ دوا آزمائیں۔ جھوٹوں کو سچا۔ اور سچوں کو جھوٹا نہ بنائیں۔

معیار صداقت :- بلا شرطیہ معالجہ صرف قیمت دوا ہی کیا جاتا ہے۔ اور شرطیہ میں اقرار نامہ اسٹامپ پر لکھوایا جاتا ہے۔ جس کو اس پر بھی یقین نہ آوے۔ وہ مچلکہ لکھوائے۔ اگر مراد پوری نہو دوا کا خرچ واپس بلکہ ہرجانہ وہرجانہ لو صحت کے طالبو اولاد کے آرزومندو! یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے دو فضل خدا داد کی منادی ہے۔ عام مبارکباد ہے۔

اس خادم الاطبا کو ۴۰ سال طبی تجربات اور فقرا کاملین ریاضین کی خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ خصوصاً اولاد فرزند نرینہ و حیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ اکثر اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا ہے مگر پنج خدا پنج انگشت یکساں نکرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے کہ اور یہ تو وہی ہوگی۔ گر نمبر اول۔ کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے۔ اور (۲) تونگر ہدرد وار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ میں گی آمدنی یکماہ علاوہ خرچ دوا دیگر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے۔ بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لیجائے سوم) شرطیہ ما بعد خرچ دوا دیگر اقرار نامہ آمدنی دو ماہ لکھدے۔ بشرطیہ پیدائش نرینہ میعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا ہی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیما بین معتبر شخص کے پاس برضا مندی طرفین امانت رکھدیں۔ بشرط کامیابی بندہ پائے ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہو تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ۔ جرمانہ حسب اقرار داد قبول۔ فضل خدا داد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو۔ مراد پانے پر دنیا کیمیاگر ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے گھر نہیں سو برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گمنام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی کے ۲ کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن لوگوں نے زندگی دوبارہ پائی اور جنکی دلی مراد بر آئی۔ اُن کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا و پرہیز ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امرا حسب منشا خود شرائط مندرجہ سے مستثنےٰ ہیں +

[illegible]	نام مرض	[illegible]	[illegible]	نام مرض	[illegible]	[illegible]	نام مرض	[illegible]	[illegible]	نام مرض	[illegible]
۱	جس کے اولاد نہو۔	عہ	۱۰	قولنج و کدری۔	صر	۱۹	لقوہ۔	صہ	۲۸	نل اترنا۔	صر
۲	جنکی اولاد چھوٹی مرجاوے۔	صر	۱۱	سوزاک۔	صر	۲۰	بھگندر۔	؎	۲۹	طول و عرض و عمق و دراید۔	صر
۳	جسکے لڑکیاں ہوں لڑکا نہو۔	صر	۱۲	سرعت۔	عہ	۲۱	ناسور۔	؎	۳۰	خضاب سالانہ۔	عہ
۴	جسکا حمل ۴۔۵ ماہ کا گرجاوے۔	صر	۱۳	جریان۔	صر	۲۲	بواسیر خونی و بادی۔	؎	۳۱	نزلہ و زکام۔	[illegible]
۵	کمزوری۔	[illegible]	۱۴	غلط کاری۔	؎	۲۳	اودھرنگ۔	صر	۳۲	تسہیل ولادت	؎
۶	مرگی۔	[illegible]	۱۵	گنٹھیہ۔	صر	۲۴	ضیق النفس۔	؎	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب۔	؎
۷	تپ دق۔	[illegible]	۱۶	سفیدی آنکھ۔	؎	۲۵	لیپہ۔	صر	۳۴	بخار تیجہ و چوتھیا و روزانہ۔	صر
۸	ضعف باہ۔	[illegible]	۱۷	ضعف بصر۔	صر	۲۶	آتشک۔	عہ	۳۵	ضعف ہضم۔	صر
۹	ضعف جگر۔	[illegible]	۱۸	سبل۔	؎	۲۷	آتشک گل بدن۔	؎	۳۶	سرسام	؎

المشتہر شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں +

میمیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست - اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کافی تولہ سے خالص میرہ فی ماشہ عنہ روپیہ - معمولی سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے - **المشتہر پروفیسر میا سنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور**

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ - میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے - بالخصوص حسب ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ کا آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور ابتدائی جالے کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے - معاملات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی ایم سالکے صاحب بہادر - ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے طیار کیا ہے یعنی اس کا تجربہ ایک مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خود بخود دانے نکلے ہوئے تھے - آنکھیں بہت سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں [illegible] تھا - اس کی بینائی میں اسقدر فرق آگیا [illegible] سکتی تھی - اور [illegible] اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خاں ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ - جناب میا سنگھ صاحب تسلیم بعد تعظیم - شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے میرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا - یعنی ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولا ہونے کے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی اور مریض دعا گو ہے - بندہ بھی بعد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان بعد ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلاتعلق تاکید کرتا ہے کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ آب حیات چشم میرے کے سرمہ کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ میرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرما دیں - راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ اسپتال اسسٹنٹ کوٹ گڈہ - ڈسپنسری شملہ

۴ - جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکمار اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی باری چشم میں ہے - ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان -

۶ مارچ ۱۹۰[illegible]

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سرٹیفکیٹس میں سے جو تیرہ بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا - جو لاہور کے الائنس بینک میں بابت ۱۹۰[illegible] کو جمع کیا گیا ہے -

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے لئے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا